سوال

قنوت وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قنوت وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابو حاتم الرازیؒ (متوفی 277ھ) فرماتے ہیں:

"قال لی ابوزرعة: ترفع فی القنوت؟ قلت: لا! فقلت له: فترفع انت؟ قال: نعم: فقلت: ما حجتک؟ قال: حدیث ابن مسعودؓ قلت: رواہ ابن لھیعةؓ قال: حدیث ابن عباسؓ قلت > : رواہ عوفؓ قال: فما حجتک فی ترکہ؟ قلت: حدیث انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیئ من الدعاء الا فی الاستسقاء فسکت"

ابوزراعہ (الرازیؒ متوفی 268ھ) نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ قنوت میں ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! پھر میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ (قنوت میں) ہاتھ اٹھاتے ہیں؟ انھوں نے کہا جی ہاں، میں نے پوچھا: آپ کی دلیل کیا ہے؟ انھوں نے کہا: حدیث ابن مسعود: میں نے کہا اسے لیث بن ابی سلیم نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا: حدیث ابی ہریرة۔ میں نے کہا: اسے ابن الہیعہ نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا: حدیث ابن عباس، میں نے کہا: اسے عوف (الاعرابی) نے روایت کیا ہے۔ تو انھوں نے پوچھا: آپ کے پاس (قنوت میں) ہاتھ نہ اٹھانے کی کیا دلیل ہے؟ میں نے کہا: حدیث انس له بے شک رسول اللہ ﷺ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے استسقاء کے تو وہ (ابو زرعہ رحمہ اللہ) خاموش ہوگئے۔

(تاریخ بغداد ج 2 ص 76 ت 455 وسندہ حسن، وذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء 13/253) اس حکایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے

1) ومنصور محمد بن عیسی بن عبدالعزیز: وکان صدوقا (تاریخ بغداد 2/406 ت 937)

2) صالح بن احمد محمد الحافظ: وکان حافظا، فہما، ثقة ثبتا

(تاریخ بغداد 9/331 ت 4871)

1) القاسم بن ابی صالح بندار: کان صدوقا متقنا للحدیث

(لسان المیزان 4/460 ت 6685)

تنبیہ : قاسم بن ابی صالح پر تشیع کا الزام ہے جو یہاں روایت حدیث میں مردود ہے ۔ صالح بن احمد کے قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا قاسم بن ابی صالح سے سماع قبل از اختلاط ہے لہذا یہ سند حسن لذاتہ ہے ۔

اب ان کی روایات کی مختصر تحقیق پیش خدمت ہے جنھیں امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے باہم مناظرے میں پیش کیا ہے ۔

1۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (جزء القراءۃ للبخاری بتحقیقی : 99 مصنف ابن ابی شیبۃ 2/307 ح 6953 الطبرانی فی الکبیر 9/327 ح 19425 السنن للبیہقی 3/41)

اس کی سند لیث بن ابی سلیم (ضعیف ومدلس) کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ یہاں پر یہ بات سخت تعجب خیز ہے کہ نیموی تقلیدی نے اس سند کو "باسنادہ صحیح" لکھ دیا ہے ۔ (دیکھئے آثار السنن : 635) حالانکہ جمہور محدثین نے لیث مذکور کو ضعیف و مجروح قرار دیا ہے ۔

زیلعی حنفی نے کہا : "ولیث ہذا الظاہر انہ لیث بن ابی سلیم وہو ضعیف"

اور ظاہر ہے کہ یہاں لیث سے مراد لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے ۔)

لیث مذکور پر جرح کے لیے دیکھئے احسن الکلام (سرفراز خان صفدری دیوبندی ج 2 ص 128) جزء القراءۃ تحریفات امین اوکاڑی (ص 70 ح 58)

1) حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (السنن الکبری للبیہقی 3/41)

اس کی سند ابن الہیع کی تدلیس اور اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

2) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ (مصنف ابن ابی شیبۃ 2/316 ح 7042 ۔ 7043 والاوسط لابن منذر : 5/213)

یہ روایت قنوت فجر سے متعلق ہے ، اس روایت کی دو سندیں ہیں : پہلی میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور دوسری میں ہشیم بن بشیر مدلس ہیں لہذا یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں ابو حاتم رازی نے اس روایت کو عوف الاعرابی کی وجہ سے ناقابل حجت قرار دیا ہے ۔ حالانکہ وہ الجرح والتعدیل میں " عوف کو "صدوق صالح الحدیث" ہیں (7/15)

تنبیہ : عوف الاعرابی پر جرح مردود ہے ۔ انھیں جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے لہذا وہ حسن الحدیث یا صحیح الحدیث تھے ۔ صحیحین میں ان کی تمام روایات صحیح ہیں ۔

3) حدیث انس رضی اللہ عنہ (صحیح البخاری : 1030 و صحیح مسلم : 7/796)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام ابوحاتم الرازیؒ حسن لغیرہ حدیث کو حجت نہیں سمجھتے تھے ، کیونکہ امام ابوزرعہ الرازیؒ کی ذکر کردہ تینوں روایات روایات ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور ان کا ضعف شدید نہیں ہے ۔ جو لوگ ضعیف + ضعیف سے حسن لغیرہ بنا دیتے ہیں ۔ ان کے اصول پر یہ روایت باہم مل کر حسن لغیرہ بن جاتی ہیں ۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ ابو حاتم رازی حسن لغیرہ روایات کو حجت نہیں سمجھتے تھے ۔

فائدہ : عامر بن شبل الجری (ثقہ راوی) سے روایت ہے کہ "رایت ابا قلابۃ یرفع یدیہ فی قنوتہ "میں نے ابوقلابہ (ثقہ تابعی) کو دیکھا ، وہ اپنے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے (سنن الکبری للبیہقی ج 3 ص 41 وسندہ حسن)

قنوت نازلہ میں (دعا کی طرح) ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ (مسند احمد 3/137ح12429، وسندہ صحیح)

امام اہل سنت احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ بھی قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے قائل تھے۔ (دیکھئے مسائل ابی داود ص66، مسائل احمد واسحاق روایۃ اسحاق بن منصور الکوسج 1/211ت259، 465ت3468)

خلاصہ : قنوت وتر میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں دونوں طرح جائز ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ ودیگر دلائل کی رو سے قنوت میں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص415

محدث فتویٰ